www.novelsclubb.com
گوہرِ تخیل
از ملیحہ جبیں

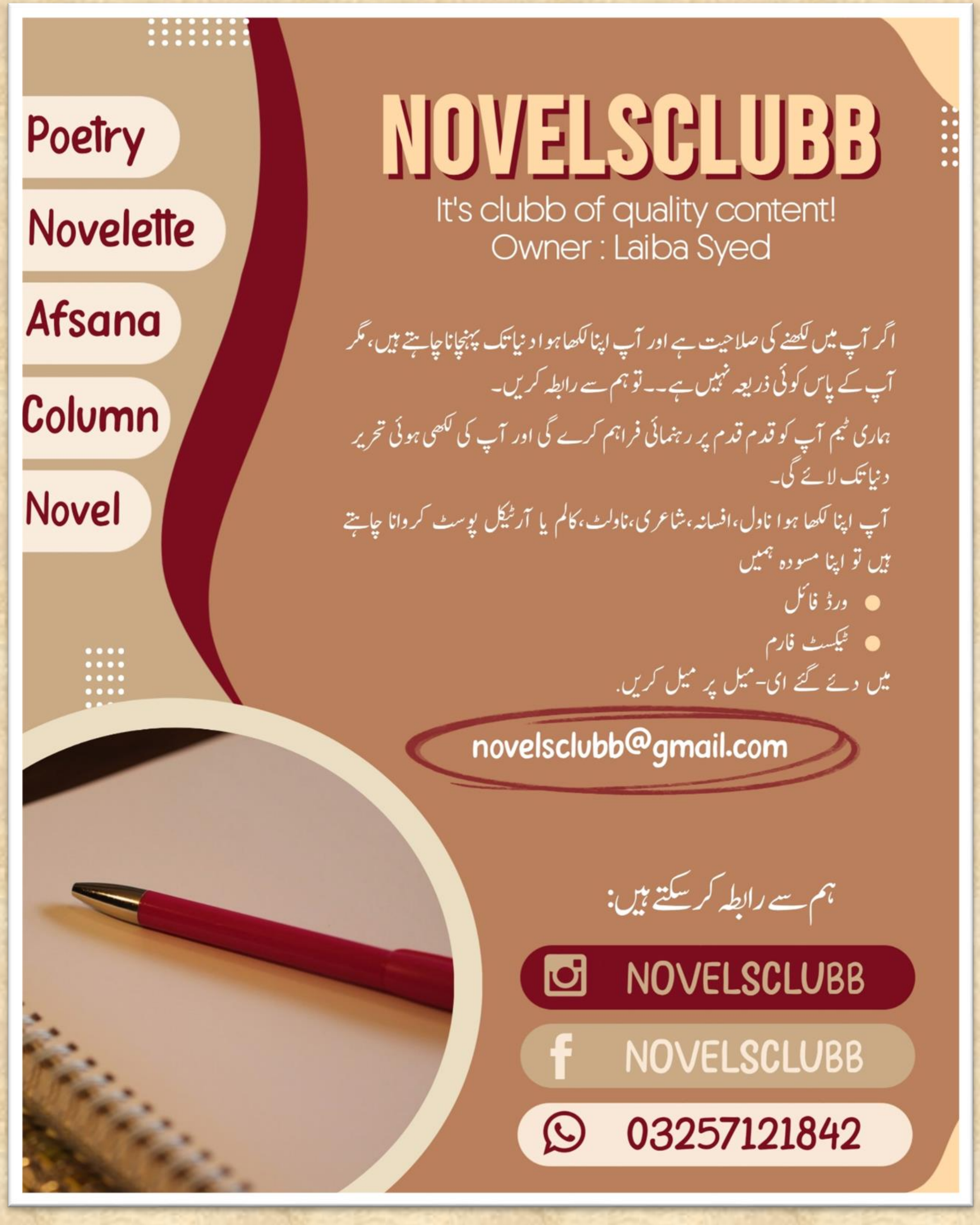
Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دئے گئے ای-میل پر میل کریں.
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کرسکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

گوہرِ تخیل

از قلم

ملیحہ جبیں

Clubb of Quality Content!

ناول " تخیل " کے تمام جملہ حق لکھاری "ملیحہ جبیں " کے نام محفوظ ہیں۔ کہانی کا کوئی بھی حصہ کسی بھی صورت میں کسی دوسرے پلیٹ فارم یا سوشل میڈیا پر پوسٹ کرنے سے پہلے لکھاری کی اجازت درکار ہو گی۔ "ناولز کلب "کا پی ڈی ایف بغیر اجازت پوسٹ کرنا منع ہے، بغیر اجازت کہانی/پی ڈی ایف کا استعمال کرنے والوں پر سخت کاروائی کی جاسکتی ہے۔ اس کہانی اور اس میں موجود کردار محض تصوراتی ہیں۔ کسی بھی حقیقی کہانی یا انسان سے ان کا کوئی واسطہ نہیں ہے۔ کسی بھی طرح کی مشابہت کو اتفاق سمجھا جائے۔

دماغ میں ہوتی کھد بد جب ہتھوڑوں کی ضرب میں بدلی تو وہ جھٹکے سے اٹھ بیٹھی۔ نیم اندھیرے میں آنکھوں کی پتلیوں کو گھما کر دیکھنے کی کوشش کی۔ گردن کو ذرا سا خم دے کر کھڑکی کی درز سے جھانکتی چاندنی میں پاس لیٹی اماں کو دیکھا۔ رات کے اس پہر ہُو کا عالم تھا۔ اب نگاہیں رینگتی ہوئیں سفید دیوار پر لٹکتے بھورے گھڑیال پر جا رکیں۔ جہاں چھوٹی سوئی دو کا ہندسہ عبور کرنے کی تگ و دو میں تھی۔

ٹیبل لیمپ کو جلاتے ہوئے اس نے چور نظروں سے ایک دفعہ پھر بستر پر پڑے پر سکون وجود کو دیکھا اور مشکور ہوتے ہوئے پلٹی۔ جلد از جلد اسے اپنے مشن کو پورا کرنا تھا۔

"افرحہ بیٹا کیا کر رہی ہو آدھی رات کے وقت؟"

افف... نیند میں ڈوبی آواز اسے رستے سے واپس کھینچ لائی تھی۔

"کچھ نہیں اماں بس پانی پینے لگی تھی۔"

بستر کی طرف آتے ہوئے وہ منمنائی۔

اب اسے صبح ہونے کا انتظار کرنا تھا اور کون جانے کہ صبح تک وہ اس کے انتظار میں ٹھہریں گے یا کوچ کر جائیں گے۔

✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿

"دیکھو کہیں جانامت میں صبح مداوا کر دوں گی۔"

بجھے دل کے ساتھ ان کے خد و خال کو ذہن میں ترتیب دیتے وہ پھر سے نیند کی وادیوں میں اتر گئی۔ صبح آنکھ کھلتے ہی پہلا خیال جو دماغ میں کوندا وہ رات والا ہی تھا لیکن یہ کیا سر پیر ہی نہیں مل رہا۔ جس کی آنکھیں یاد ہیں اس کا سر غائب اور جس کا سر یاد ہے اس کا دھڑ معدوم۔ بالوں میں انگلیاں پھنسائے اس کا رو دینے کو جی چاہا تھا۔

"افرحہ مہمان آنے والے ہیں ذرا جلدی بکھیرا اسمیٹ کر باہر آؤ، باورچی خانے میں میرا ہاتھ بٹا دو۔"

باورچی خانے سے ماں کی آواز آئی تو لمبے لمبے سانس کھینچ کر اس نے صدمے کو کہیں اندر ہی دبایا اور اماں کو مثبت جواب دیتے ہوئے باورچی خانے کو چل دی۔

”برتن دھو کر میٹھے میں کچھ بنا دو میں ذرا بریانی بنالوں۔“

اسے باورچی خانے میں داخل ہوتے دیکھ کر اماں نے حکم نامہ جاری کیا۔ جتنی جلدی کام نبٹ جاتا اتنا ہی اس کے حق میں بہتر تھا۔ اسے اپنارات والا ادھورا مشن مکمل کرنا تھا۔ کسٹرڈ بنا کر ٹھنڈا ہونے کے لیے فریج میں رکھتے ہوئے بھاگم بھاگ برتن اکٹھے کیے اور دھوتے ہوئے دل ہی دل میں وہ معذرت کے لیے الفاظ چن رہی تھی۔ یک دم دماغ میں ہونے والی یلغار سے چونک کر اس نے ادھر ادھر دیکھا پھر جلی ہوئی ماچس کی تیلی پر نظر پڑتے ہی لپک جھپک اسے پکڑا۔ سلیب پر چند الفاظ رگڑے اور پھرتی سے برتن دھونے لگی۔ باورچی خانہ سمیٹ کر ایک طائرانہ نگاہ سارے لوازمات پر ڈالی۔ فریج میں رکھے کسٹرڈ کو جھانکا اور دروازے کو اچھے سے بند کرنے سے پہلے باورچی خانے کی سلیب پر کچھ دیر قبل لکھے الفاظ کو زیرِ لب دہراتے کمرے کی طرف دوڑ لگا دی۔ آخر اسے وقت مل ہی گیا تھا اپنا لٹکا ہوا مشن مکمل کرنے کا۔ سارا سامان سمیٹے وہ ابھی کھڑکی تک آئی ہی تھی کہ باہر سے مہمانوں کے آنے کا شور اٹھا۔ اسے اپنی حالتِ زار پر رونا آرہا تھا۔

آج آخری تاریخ تھی اور وہ...

غصے سے تنے عضلات کو ڈھیلا کرتے ہوئے وہ مہمانوں کا خوش دلی سے استقبال کرنے کو باہر کی طرف لپکی۔

مہمان تو رحمت ہوتے ہیں نا! رحمت سے کیوں منہ موڑنا؟

✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿

سب سے فارغ ہو کر چکے سے اس نے قدم چھت کو جاتی سیڑھیوں کی طرف موڑے تو کل رات سے اس کے انتظار میں کھڑے وہ سب مسرت سے اچھلتے اس کے آگے آگے چل پڑے۔اس سے پہلے کے وہ ان تک جا پہنچتی اماں کی آواز نے اس کے قدموں کو جکڑا۔

"افرحہ بیٹا! ان بچوں کو ذرا یہ پاس ہی پارک تک تو لے چلو ان کا جی مچل رہا ہے۔"

اس نے آنکھیں بند کر کے لمبا سانس کھینچا اور اندر کی کثافت کو کم کرنا چاہا۔زور سے بھینچی مٹھیوں کو کھولتے ہوئے زینے اترتے ہوئے بولی۔

"جی ٹھیک ہے اماں! لے چلتی ہوں۔"

لمحہ بھر پہلے جو دمکتے چہرے خوشی سے اچھل رہے تھے اب ماند پڑ گئے۔ان سب کو چھت سے جھانکتے دیکھ کر اس نے آنکھوں میں معذرت لئے قدموں کا رخ باہر کو موڑا۔اب

مہمانوں کے ساتھ نزدیکی پارک تک جاتے ہوئے اس کے دماغ میں کھلبلی مچی ہوئی تھی، جنگ وجدل کا ساسماں تھا۔

''افرحہ آپی میں جھولے پر بیٹھتا ہوں آپ زور سے دھکا لگائیے گا۔''

دماغ میں چلتے جھگڑ کو جھٹکتے وہ بچے کی آواز پر مسکراتی ہوئی جھولوں کی طرف بڑھ گئی۔ سڑک کنارے چلتے ہوئے آئس کریم کو کھاتے وہ ذہن میں بکھرے موتیوں کو ترتیب دے رہی تھی۔

''بس....اب ناراض نہیں ہونا اب سارا وقت آپ سب کے لیے ہی وقف ہے، گھر پہنچتے ہی میں مشن مکمل کر کے ہی سکون کی سانس لوں گی۔''

خود سے ہم کلام ہوتے ہوئے اس نے گھر کی دہلیز پار کی۔

✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿

رستے سے خریدی گئی کھانے پینے کی چیزیں لیے بچے خوشی سے نہال ماں کی اُور لپکے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

پسِ منظر میں ابھرتی آوازوں کو نظر انداز کرتے اس نے کمرے کا دروازہ بند کیا۔ سارے کمرے میں بکھرے موتیوں نے خوشی سے اس کا استقبال کیا۔ آگے بڑھ کر وہ انہیں ایک لڑی میں ترتیب سے پرو دینا چاہتی تھی۔

لمحوں میں سارے ہتھیاروں سے لیس ہو کر وہ میدان میں اتری۔

✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿

گہری دیوار پر.....

مدھم سے بنتے....

اور بن کر مٹتے سائے..

اب دور جا رہے تھے...

گھٹتے ہوئے....

کبھی گھٹ کر بڑھتے ہوئے...

لاپروا اس لڑکی سے...

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

جو سر ہاتھوں میں گرائے..

بکھرتے تخیلات کو....

جاتے ہوئے دیکھنے سے گریزاں ہو رہی تھی...

”اب آجاؤ نا!“

”میں بیٹھی ہوئی ہوں انتظار میں۔“

پچھلے پندرہ منٹ سے خالی الذہنی کی حالت میں صفحۂ قرطاس کو پلٹتے ہوئے اس نے اپنے خیالات سے منت کی۔ کل رات سے ذہن کے دریچوں پر دستک دیتے الفاظ اب تھک ہار کر انہی قدموں واپس لوٹ رہے تھے۔ پنسل کو ہاتھ میں پکڑے وہ آڑی ترچھی لکیریں کھینچ رہی تھی جب کہ الفاظ و تخیلات اب ناراض ہو کر لیمپ کی زرد روشنی میں، رائٹنگ ٹیبل کے سامنے پڑی کرسی پر،

سر پکڑے بیٹھی اس لڑکی کو چھوڑ کر،

پیٹھ موڑے واپس جا رہے تھے۔

نویلز کلب
Clubb of Quality Content

نیم اندھیرے میں آنکھوں میں حسرت لیے وہ دیواروں پر ابھرتے سایوں کو گھٹتے بڑھتے دیکھ رہی تھی۔

گہری رات کے سناٹے میں...

جب رات کی تنہائی ڈستی...

ایسے میں خود سے الجھی اک لڑکی...

جانے کن سوچوں میں گھری...

خیالات کا طوفان اپنے جوبن پر...

اس کے ذہن میں ٹھاٹھیں مارتا...

یک دم ایسے لگتا جیسے کسی...

وحی کی طرح خیالات اس پر...

پرت در پرت نازل ہوتے...

اور دوسرے ہی لمحے سب چکنا چور...

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

خیالات دھواں بن کر اڑ جاتے...

ذہن میں بنا نقش دھندلا جاتا...

کاغذ پر رکھا قلم لڑکھڑا جاتا...

اور پھر تھک ہار کر خود سے ہاری وہ لڑکی...

پھر سے خیالات بننے کی کوشش میں لگ جاتی...

آخر کب تک ایسا ہونا تھا...

کب تلک!!!

کب تلک آخر؟؟؟

(مون راجپوت)

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

✱✱✱✱✱✱✱✱✱✱✱✱✱✱✱✱✱✱✱✱✱

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP: